

یوکرائن میں اسلام

سید عاصم محمود^o

پچھلے دو تین ماہ ذرائع ابلاغ میں یوکرائن کا بڑا چرچا رہا۔ وجہ؟ وہاں دنیا کی دو بڑی طاقتیں امریکہ اور روس شطرنج کھیلنے میں مصروف ہیں جس میں فی الحال روس کو شکست ہوئی ہے۔ کیونکہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۴ء کے صدارتی انتخاب میں روس نواز سابق وزیر اعظم وکٹریا نوکوویچ شکست کھا گئے، ان کے حریف اور مغرب نواز وکٹریوشینکو کو کامیابی ملی۔

یہ صدارتی انتخاب ۳ نومبر ۲۰۰۴ء کو بھی ہوا تھا جس میں یانو کوویچ کامیاب ہوا مگر حزب اختلاف نے دھاندلی کا شور مچا دیا جس کے بعد سپریم کورٹ نے انتخاب دوبارہ کروانے کا حکم دیا۔ انتخاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ کسی روسی صدر نے ۲۸ برس بعد امریکا کو دھمکی دی کہ وہ اس کے معاملات میں مداخلت نہ کرے۔

یوکرائن پر کئی وجوہ سے عالمی طاقتیں توجہ دے رہی ہیں۔ وہاں مینکنیز، کچ لوہے، کونکے، تیل اور گیس کے وسیع ذخائر ہیں۔ پھر وہ روس جیسی طاقت کی پڑوسی ہے۔ اگر یہاں امریکی اثر و رسوخ بڑھ جائے تو وہ روسی معاملات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ یہ ملک بحیرہ اسود کے کنارے واقع ہے جو اسٹریٹجک اعتبار سے دنیا کا اہم سمندر ہے۔ یہ رقبے کے لحاظ سے یورپ کا دوسرا بڑا اور آبادی میں چھٹا بڑا یورپی ملک ہے۔ یہاں عیسائیوں کی اکثریت ہے مگر مسلمان بھی خاصی تعداد میں ہیں، بلکہ یہ اس ضمن میں یورپ میں پانچویں نمبر پر ہے۔

o تاریخی پس منظر: یوکرائن میں اس وقت تقریباً ۲۰ لاکھ مسلمان آباد ہیں جو کل آبادی (۴ کروڑ ۸۰ لاکھ) کا ۴ فی صد بنتے ہیں۔ ان میں اکثریت تاتاری مسلمانوں کی ہے جو جزیرہ نما کریمیا (یا قریم) میں بستے ہیں۔ یہ ایک زمانے میں کریمیا کے حاکم تھے۔ چودھویں صدی میں جب تیمور لنگ نے اردوے زیریں (Golden Horde) کی اینٹ سے اینٹ

o نائب مدیر ماہنامہ اردو ڈائجسٹ

بجائی، تو تاتاری مسلم سرداروں نے کریمیا میں اپنی حکومت قائم کر لی، تاہم ۱۴۷۵ء کے بعد وہ سلطنت عثمانیہ کے باج گزار بن گئے۔ اٹھارھویں صدی میں جب روس کریمیا پر حملہ آور ہوا تو یہ ثقافتی تہذیبی اور دینی لحاظ سے مسلم علاقہ تھا۔ ۱۷۸۳ء میں اس پر قبضے کے بعد روسی مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے لگے۔ نتیجتاً انیسویں صدی کے وسط تک پونے دو لاکھ مسلمان کریمیا سے ہجرت کر گئے۔ ان کی جگہ روسیوں کو بسایا گیا تاکہ علاقے کو ’روسیا‘ جاسکے۔ ۱۹۱۷ء تک کریمیا میں مسلمانوں کی آبادی صرف ایک تہائی رہ گئی۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران بچے کچھے مسلمانوں کو شیطان نما آمر اسٹالن کی پرتشدد کارروائیوں کا نشانہ بنا پڑا۔ اس نے ان پر جرمنوں کے ساتھی ہونے کا الزام لگایا۔ یوں کریمیائی مسلمانوں کی تاریخ کے سب سے الم ناک باب کا آغاز ہوا۔ ۱۹۴۴ء تک اسٹالن نے ۲ لاکھ مسلمانوں کو زبردستی دوسرے علاقوں کی طرف بھجوا دیا۔ بہت سے مسلمان بھوک پیاس اور ہجرت کی سختیوں کے باعث راہ میں شہید ہو گئے۔ ۱۹۶۷ء میں روسی حکومت نے تاتاری مسلمانوں کے خلاف الزام واپس لے لیے مگر کریمیا میں ان کی آباد کاری اور انھیں معاوضہ دینے کے سلسلے میں وعدہ پورا نہ کیا۔

۹۰ کے عشرے میں سوویت یونین صفحہ ہستی سے نابود ہوا، تو کریمیا یوکرائن کا حصہ بن گیا، تاہم وہ خاصی حد تک خود مختار علاقہ ہے۔ یوکرائنی حکومت مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہے کیونکہ یوکرائن کے باشندے بھی تقریباً ایک صدی تک روسیوں کے جبر کا شکار رہے۔ آزادی کے بعد سے ڈھائی لاکھ کریمیائی مسلمان دوبارہ کریمیا میں بس چکے ہیں۔ گوانھیں کئی مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ معاشی لحاظ سے خوش حال نہیں۔ پھر ان کے مقامی روسیوں سے تعلقات خوش گوار نہیں جن کی آبادی زیادہ ہے۔ اس کے باوجود انھیں اپنی مٹی سے محبت ہے اور وہ اُسے چھوڑنا نہیں چاہتے۔

○ مسلمانوں کی حالت: اس وقت یوکرائنی مسلمانوں کی تین بڑی تنظیمیں ہیں۔ ان کی ۴۶۷ آبادیاں (communities) ہیں۔ سات اسلامی تعلیمی اداروں میں ۳۰۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ اتوار کے دن لگنے والے مدارس کی تعداد ۹۰ ہے۔ ملک بھر میں پانچ اسلامی رسائل

نکلنے ہیں۔ تعلیمی اداروں اور مدرسوں سے ۴۳۳۳ علما وابستہ ہیں جن میں سے ۲۰ غیر ملکی ہیں۔ یوکرائن میں مساجد کی تعداد ۱۴۰ ہے۔ ان میں سے ۵۴ مساجد ۱۹۹۲ء تا ۲۰۰۳ء کے عرصے میں تعمیر ہوئیں۔ مزید ۲۳ مساجد زیر تعمیر ہیں۔

یوکرائن میں تاتاری مسلمانوں کے علاوہ کوہ قاف، وسطی ایشیا کے ممالک، افغانستان، بنگلہ دیش، پاکستان، شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں کی بھی بڑی تعداد بستہ ہے اور ان کی آبادی بڑھ رہی ہے کیونکہ مسلم ممالک کے طلبہ یوکرائن میں تعلیم حاصل کرنے آرہے ہیں۔ خصوصاً جب سے ”واقعہ نوگیارہ“ کے بعد امریکا اور یورپی ممالک نے ان کے داخلے پر پابندیاں لگادی ہیں۔

الیس ڈی ایم سی (The Spiritual Direction of the Muslims of Crimea) یوکرائنی مسلمانوں کی سب سے بڑی تنظیم ہے۔ ۱۹۹۱ء میں اس کی بنیاد پڑی اور سرکاری طور پر منظور شدہ ۷۰ فی صد مسلم آبادیاں اسی سے وابستہ ہیں۔ تنظیم کے اپنے اسکول اور اخبار ہدایت ہے جو تاتاری زبان میں نکلتا ہے۔ دوسری بڑی تنظیم الیس ڈی ایم سی (The Spiritual Direction of the Muslims of Ukraine) کی بنیاد ۱۹۹۲ء میں رکھی گئی۔ اس کا مقصد رنگ و نسل سے بے نیاز ہو کر مسلمانوں کو متحد کرنا ہے۔ یوکرائن کے دس صوبوں میں اس کے دفاتر ہیں۔ دارالحکومت کیف میں اسلامی مرکز چلاتی اور روسی زبان میں اخبار منار نکالتی ہے۔

الیس سی ایم یو کی بنیاد ۱۹۹۴ء میں پڑی۔ اس تنظیم میں تاتاری مسلمانوں کی اکثریت ہے جو اپنے دین سے بڑی قربت رکھتے ہیں۔ اس کا صدر دفتر ڈونٹسک شہر میں ہے جہاں ایک اسلامی مرکز بھی قائم ہے۔ ۱۹۹۷ء میں جذبہ ایمانی سے سرشار تنظیم کے رہنماؤں نے یوکرائنی مسلمانوں کی سیاسی جماعت، ”مسلم پارٹی“ کی بنیاد رکھی۔

یوکرائن ان گنے چنے مغربی ممالک میں سے ایک ہے جہاں مسلمانوں کو خاصی آزادی حاصل ہے عبادت کرنے اور اپنی رسوم بجالانے پر کوئی روک ٹوک نہیں۔ یوکرائن آزاد ہوا، تو خصوصاً یوکرائنی مسلمانوں میں نئے جوش و ولولے نے جنم لیا۔ اب وہ نئے سرے سے اپنے دین سے روشناس ہو رہے ہیں تاکہ اسلام کی حقیقی روح سے شناسا ہو سکیں۔ وہاں اشاعت اسلام کا

عمل بھی جاری ہے اور ہر سال کئی یوکرانی اور روسی عیسائی مسلمان ہو رہے ہیں۔
 ’واقعہ نوگیارہ‘ نے یوکران میں الٹا اثر کیا، یعنی مقامی باشندے اسلام میں دل چسپی لینے لگے۔ یوکرانی نئی نسل میں اسلامی کتب کی مانگ بڑھ گئی۔ مقامی لوگ اور مسلمانوں میں اتحاد کی دو بڑی وجوہ ہیں: پہلی یہ کہ مسلمانوں کی خواہش ہے کہ وہ یوکران میں رہتے ہوئے ہی ترقی اور خوش حالی کی منازل طے کریں۔ دوسری یہ کہ دونوں یہودیوں کے مخالف ہیں جو ان کے خیال میں انسانیت کے لیے ناسور ہیں۔ اس وقت تاتاری مسلمانوں کی ساری توجہ اس امر پر مرکوز ہے کہ مسلم معاشرہ دوبارہ تشکیل دیا جائے جس کا اسٹالن نے صفایا کر دیا، یعنی جو تاتاری کریمیا واپس آ رہے ہیں، انھیں گھر، تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات ملیں، وہ اپنے دین، زبان، تہذیب و تمدن وغیرہ سے واقف اور اپنے وطن میں سیاسی طور پر مضبوط ہوں۔

○ اسلامی یونیورسٹی: فی الوقت یوکرانی مسلمانوں کی کوشش ہے کہ ان کی صفوں میں اتحاد پیدا ہو اور وہ اپنے دین سے قریب ہوں جو ان کی بقا کا ضامن ہے۔ اسی تمنا کے زیر اثر ۱۹۹۳ء میں کیف میں اسلامی یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا۔ وہاں دینی اور دنیاوی نصاب کا بہترین امتزاج طلبہ کو بہترین تعلیم دینے کا سنہرا موقع فراہم کرتا ہے۔ وہاں یوکرانوں کے علاوہ دیگر اسلامی ملکوں کے طلبہ بھی پڑھ رہے ہیں۔ گریجویٹن تک تعلیم دی جاتی ہے۔

کریمیا میں اس وقت مسلمان بڑی آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں وہاں کے شہروں میں گھومتے پھرتے یہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ وہ ایک عیسائی مملکت کا حصہ ہے، خصوصاً جب شہر کی مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں سے اذان بلند ہوتی ہے۔ امید ہے کہ ایک دن یوکرانی مسلمان مؤثر قوت بن کر ملکی معاملات میں فعال کردار ادا کریں گے۔ یاد رہے کریمیا کا رقبہ ۲۵ ہزار ۹۳ سو ۹۳ مربع کلومیٹر اور آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔